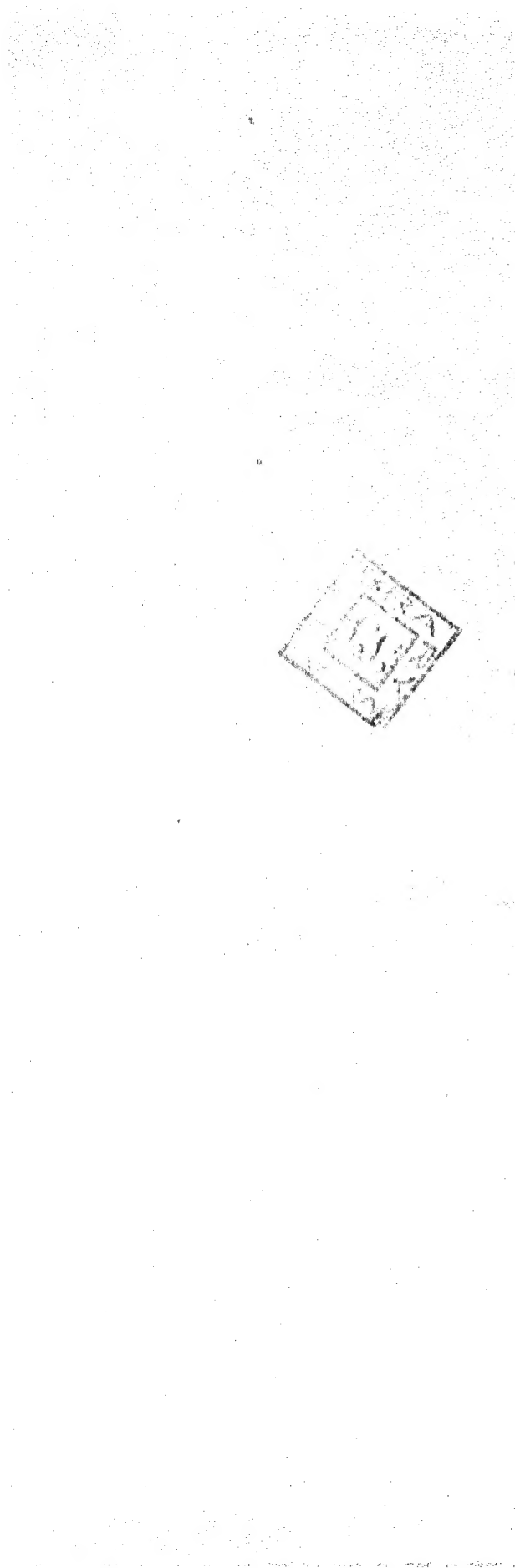
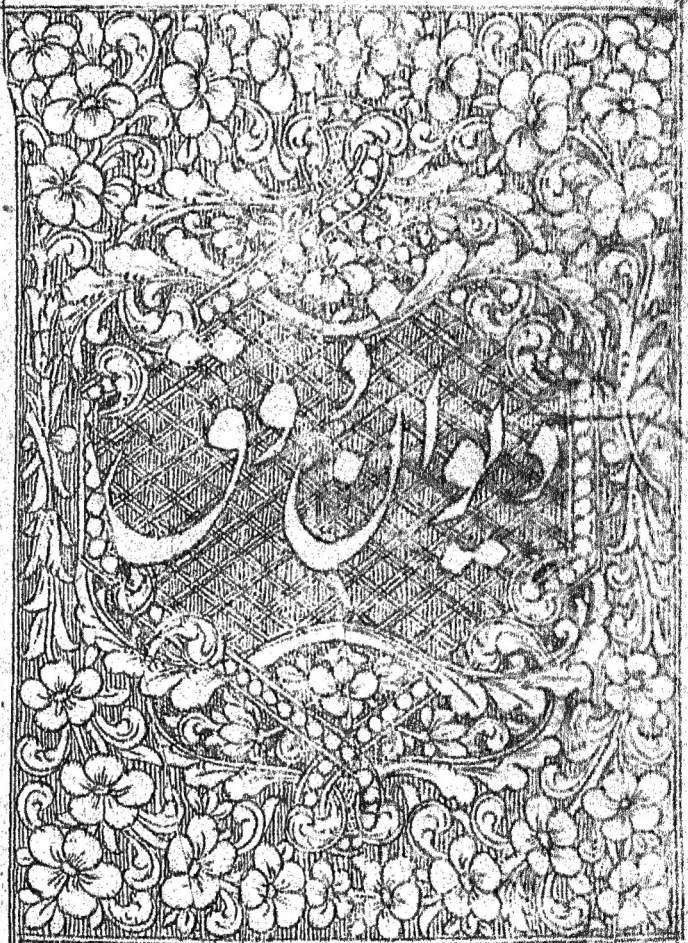


135°



بیتون صنایع مکیه و مسکافیند خانین وین کاران



نیز طبع منشوری کشتی و طبع مکتوبی و طبع امان



<p>ستارہ تک بھی شاخ پہنچو طرح سیکھن محبت کا اثر</p>	<p>جمع ہو جب تک نہ گم رخ رو جو رکھا کام کے شکار سے فریاد مری صورت کا</p>	<p>چرخ کھلتا ہے دھواں میرے چراغ کو رکھا چشم افغانی نگینا روزن ہر اک ناسور کا</p>
<p>تجربہ ہو رہا قیامت رو بہ</p>	<p>دور و قریا عشق و کوہِ چرخ کی خاک میں ہے در تاج سلیمان بھید بھید مہر کا</p>	<p>جمع ہو جب تک نہ گم رخ رو جو رکھا کام کے شکار سے فریاد مری صورت کا</p>

1972

میرا بچوں کی فن و توفیق اب
انسانیت کو دیکھ کر ان کا
آہ کے ساتھ ہر ادیب نے
جو چیزیں اسکے دل میں
توڑ دی ہیں

جس کی عشق کے دیوانہ نامہ کو گرو باب

فوق السراة عشق و کوچه و چکی خاک مین
سیر و تاج سلیمان بیضیه بیضیه مورا

چھوٹے ہاتھوں میں کرم اوٹھ نہیں سکتا
 کیا اوٹھے میرے ترغم اوٹھ نہیں سکتا
 صد حیف نہ کہ مجھ کو کچھ قدم اوٹھ نہیں سکتا
 سر زیر گران بارالم اوٹھ نہیں سکتا
 جون حرف میر کا غم اوٹھ نہیں سکتا
 میرا تے سر کی قسم اوٹھ نہیں سکتا
 پر پر وہ خسارِ صنم اوٹھ نہیں سکتا
 اسی راہ پر ملکِ عدم اوٹھ نہیں سکتا
 کچھ فائدہ ہیست کرم اوٹھ نہیں سکتا

خدا جانے کہ بیایا بیایا
فوتیمنی بی بی ترس مصطفی
مقدور است که هر که در دنیا
فرستاده او را که در دنیا
چون اراده کند که در دنیا
فوتیمنی بی بی ترس مصطفی
خدا جانے که بیایا بیایا

در نہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا
 او پہ تعویذ جو نقش کف پائے رکھا
 استخوان کو کسے باقی نہ بٹانے رکھا
 ایک تنکا بھی نہ تھا باوصا پائے رکھا
 پانچ پیر تری زلفِ دو تاسے رکھا
 دستہ ز گس کا نہیں پیر پائے رکھا
 گور سے لگے قدم دیکھ عسکر رکھا
 خوب دھوکے میں آؤ تا قیاسے رکھا
 گھر میں مہمان جسے اہل صفائے رکھا

نام میرا شکے مجنون کو جانی آگئی
جو کہو بہت سبب کی معنی لگی جون ورت
ہی جو غم جو کچھ کچھنا اوٹھو کی سی چیک
حسن کی شے سیکڑے میں معیت دست جو
لے لے آئینہ جو دیکھتے حسن کی اپنے ہا
تیر جو کہنے لگا عشق پر تیغ نگاہ
شخص ہے تادال میں بھی گرم خنک
موت اوکو یاد کرتی ہے خدا جانے کہ کو
[] لاکھوں کوں کی لکھوں لکھوں کا خیال
پونہ آج اب تیغ قاتل تا بہرہ چھپا ہوا
اکیڑن بالکل نہیں چاہو گرا چھا ہوا
کم ہوا میں آج بخیر کی آہی آبرو
آرہ گشت میں ایسے ترے نائق کے کا
روکتا تھا نہرا مجھ کو چھپا دے عشق کا
شکے مجنون نے سر سے شور مجنون کوں

میں مجنون دیکھ کر انگڑیاں لینے لگا
مجھے یہ کس نے کہنے آسمان لینے لگا
یہ بلا میں کی باغ اے بلبلان لینے لگا
وہ قدم تیر ہیں سپر پر مخاں لینے لگا
اپنے بوسے آپ وہ چنچر ہاں لینے لگا
چشم کی گردش سے وہ کافان لینے لگا
شع کی گلگیر جو نہ میں ہاں لینے لگا
یوں ترا ہمار غم جو چھپان لینے لگا
[] تن پر ہو گئے کاسن لینے لگا
اے دل مجروح لے تو غسل کر چھا ہوا
دراغ او ہر ناؤ ہو گزرا نہ ہر چھا ہوا
آج مدت میں ہمارا حلق ترا چھا ہوا
ہو گیا مجنون جو کانسو کھکرا چھا ہوا
بھر دیا خون اسنے دیکھ کر چھا ہوا
وہی مجھے بھی یہ شور یہ سر چھا ہوا

جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ مجنون کو جانی آگئی
جو کہو بہت سبب کی معنی لگی جون ورت
ہی جو غم جو کچھ کچھنا اوٹھو کی سی چیک
حسن کی شے سیکڑے میں معیت دست جو
لے لے آئینہ جو دیکھتے حسن کی اپنے ہا
تیر جو کہنے لگا عشق پر تیغ نگاہ
شخص ہے تادال میں بھی گرم خنک
موت اوکو یاد کرتی ہے خدا جانے کہ کو
[] لاکھوں کوں کی لکھوں لکھوں کا خیال
پونہ آج اب تیغ قاتل تا بہرہ چھپا ہوا
اکیڑن بالکل نہیں چاہو گرا چھا ہوا
کم ہوا میں آج بخیر کی آہی آبرو
آرہ گشت میں ایسے ترے نائق کے کا
روکتا تھا نہرا مجھ کو چھپا دے عشق کا
شکے مجنون نے سر سے شور مجنون کوں

میں مجنون دیکھ کر انگڑیاں لینے لگا
مجھے یہ کس نے کہنے آسمان لینے لگا
یہ بلا میں کی باغ اے بلبلان لینے لگا
وہ قدم تیر ہیں سپر پر مخاں لینے لگا
اپنے بوسے آپ وہ چنچر ہاں لینے لگا
چشم کی گردش سے وہ کافان لینے لگا
شع کی گلگیر جو نہ میں ہاں لینے لگا
یوں ترا ہمار غم جو چھپان لینے لگا
[] تن پر ہو گئے کاسن لینے لگا
اے دل مجروح لے تو غسل کر چھا ہوا
دراغ او ہر ناؤ ہو گزرا نہ ہر چھا ہوا
آج مدت میں ہمارا حلق ترا چھا ہوا
ہو گیا مجنون جو کانسو کھکرا چھا ہوا
بھر دیا خون اسنے دیکھ کر چھا ہوا
وہی مجھے بھی یہ شور یہ سر چھا ہوا

دو زبانوں

خداوند نے میری زبان میں دو زبانیں رکھی ہیں
ایک تو تو ہے ظالم غضب آریا
بہار میں خوب لہو میں سرگرم ہے
عشرت جان منتظر ہو تو ہے سرگرم ہے
اگر چہ کم کو بھی کیا تو تم جانیں گے اس کا
نویس اسے شہ کا می بلے ایک خوش قسمت
گلوں کی ہر سے اور خرم گلے سے ایک
تاریخ غیور فوج علیحدہ میں
کامیابی کی ہر ایک شے میں
دوست نازن کی ہر ایک شے میں
ہو افون اس کو کیا کا ہر ایک شے میں
ظفر سے ہوا کی ہر ایک شے میں
ہوین فی بن ہر ایک شے میں
ہر ایک شے میں ہر ایک شے میں
دو زبانوں میں ہر ایک شے میں
کامیابی کی ہر ایک شے میں

دو زبانوں میں ہر ایک شے میں
کامیابی کی ہر ایک شے میں
دوست نازن کی ہر ایک شے میں
ہو افون اس کو کیا کا ہر ایک شے میں
ظفر سے ہوا کی ہر ایک شے میں
ہوین فی بن ہر ایک شے میں
ہر ایک شے میں ہر ایک شے میں
دو زبانوں میں ہر ایک شے میں
کامیابی کی ہر ایک شے میں

گلاس

بہارِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر
 کہ وہ درختِ سب سے پہلے پھول پھولتا
 کہ وہ درختِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر
 کہ وہ درختِ سب سے پہلے پھول پھولتا
 کہ وہ درختِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر
 کہ وہ درختِ سب سے پہلے پھول پھولتا

<p>دہن برق اگر دہن متل ہوتا نالہ دیوانہ تھا جو باہر سلاسل ہوتا اتنا دق ہوتا کہ جینا اسے شکل ہوتا رکھکے خنجر پہ گلو آپ وہ سہل ہوتا زلف ہوتا ترے رخسار پہ یا تل ہوتا جذبہ شوق زلیخا جو نہ کامل ہوتا سب سے وہ خود بین کہ نہ کا بجی قابل ہوتا ورنہ بیان کون تھا جو تیرے مقابل ہوتا تو جہاں دیکھتے ہو غنچہ و مان دل ہوتا اکہل ہوتا مگر در شکے قابل ہوتا</p>	<p>چھوٹا لہندہ سے ہرگز پہنچی سہل شوق چینِ پشانی اگر تیری ہوتی زنجیر کرتا بیا محبت کا مساجو علاج دوج ہو نیکا مرزا جانا گر صیدِ عدم گر سیہ بخت ہی ہوتا تھا نصیب جو بین آیا کیوں مصر میں کنعان و کلکریوٹ موتی کر دینا چار و گر نہ اپنا آپ نینہ ہستی میں جو تو اپنا صیغ دل گرفتوں کی اگر خاکِ تپن میں ہوتی سینہ چرخ میں ہر رخ اگر دارِ ہر تو کیا</p>
---	---

<p>تو زمین نہ زرد ہوتی نہ فلک کہو ہوتا دل سخت کاش کا فوجِ الیو و ہوتا جو یوہن تھا و کلو جلیا تو بلا سکھو ہوتا</p>	<p>جو نہ رنگِ بچ و ماتم کا بیان نمود ہوتا کسی بخش کو دیتا تو کچھ اسکو سوتو ہوتا تری بزم میں تو جلتا کہ تجھے بھی پوچھتی</p>
---	--

بہارِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر
 کہ وہ درختِ سب سے پہلے پھول پھولتا
 کہ وہ درختِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر
 کہ وہ درختِ سب سے پہلے پھول پھولتا
 کہ وہ درختِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر
 کہ وہ درختِ سب سے پہلے پھول پھولتا

دوستِ جہاں نہ کہی شکر و دود ہوتا
 کہ وہ درختِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر
 کہ وہ درختِ سب سے پہلے پھول پھولتا
 کہ وہ درختِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر
 کہ وہ درختِ سب سے پہلے پھول پھولتا
 کہ وہ درختِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر

دوستِ جہاں نہ کہی شکر و دود ہوتا
 کہ وہ درختِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر
 کہ وہ درختِ سب سے پہلے پھول پھولتا
 کہ وہ درختِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر
 کہ وہ درختِ سب سے پہلے پھول پھولتا
 کہ وہ درختِ ناز و گلِ کلاں کی ہر شاخ پر

رویف بائی محمد

ہاں بھی جاؤ تو نکر میں چل کر شہر
 کتاب اس کے جوہری و تہرس جام شراب
 جھکا ستی میں و صاحب جو جام شراب
 باز گشت اپنی سبب یوں جانب قتل
 دست پرستی کی ٹوٹ کے فریب
 خوش شہی عجب فہم میں کہ نہیں
 محاسب شہداء و اس سے جل جاؤنگا
 رات بیگانہ میں ساقی جو نشہ میں بہکا
 خنجر لگ کر میگون کی و نگران میں
 دل شکستہ ہوا میں ٹھٹھکا ہوا ٹکڑا
 ساقی اس دُور میں کہ کیا کچھ چھپا سکتا ہے
 نوشدارو سے بھی بہتر ہے دم پنج خوار
 بچتہ فلفہ عیش گذر جاتا ہے
 ابلق چشم سید مست کو تیری دیکھا

لب پہ تو بے نیل میں ہو سن جامِ شراب
بنگیا خال لب اوں نگاہِ جامِ شراب
عکسِ خال اپنا جو عجب گس جامِ شراب
جیسے ساتھی کی طرف باز پس جامِ شراب
نہو کوئی بھی نہ یاد رس جامِ شراب
نئے شکستہ ایک صدِ احوجِ جرس جامِ شراب
گرچہ ٹوا دل آتشِ نفس جامِ شراب
خلسِ شیشہ کو گمانے خضر جامِ شراب
تا دہِ مغموم، جو یادِ حق جامِ شراب
نامِ گس کہ جو کوئی ہر پس جامِ شراب
رات بھر گشت کوئے غمِ پس جامِ شراب
ساقیا شبِ فریاد رس جامِ شراب
نئے زبانِ ہر جو دمانِ جرس جامِ شراب
وزیرِ اہمک نہ سنا تھا فرس جامِ شراب

[illegible][illegible]

بدریغ و بخت سوار
میرزا محمد

است فاش نصیب عشق بین ایوه اودوس بیای
چو کرم غنیمت پر عزم هم در لایلم نصیب
عشاق دوزخ می اندوشد دست خفته تو
هر دم به سجده بود وجود و عدم نصیب
سویا چون شام بر زبان شنیدنی است
یک حرف نه خوش نشانیان قیاسم
چون سیاه چرخه

[illegible]

نکستہ چار پستہ ہیں جس کا نام چار پستہ ہے۔ پہلا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ دوسرا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ تیسرا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ چوتھا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔

سینہ سپر جو منہ پرین تیغ گاہ کے	دکھلائے وہ کہی نہیں آئینہ دل پرست
در سپر ہی کہ ایسا نہو بعد مرگ بھی	گئے نہ زمین سے دل بھرا رہے
رہتا سخن سے نام قیامت تک ہر وقت	
اولاد سے تو ہی سہی دو پشت چار پشت	
رویف جیم تازی	
بہار عشق کا جو نہ تجھے ہوا علاج	کہہ لے طبیعت ہی کہ پھر تر کیا علاج
رویف جیم فارسی	
وہ شل ہے ناوی کو نو ڈوبی خشنی	ایک لکھ خط و قلم کو سووی کر دیا بھینج
رویف حار حطی	
وقت کی بات جی چکے ہم تازمان صبح	ہوئی اذان گورہ جاری اذان صبح
پر نور سے ترانہ سینہ لبان صبح	آنکھیں ہیں تیری مست صبح کی شان صبح
اب سیکھ ہمیں شام کو ناقوس بھونکنے	مسجد میں متوں ہے تبیع خوان صبح
ریش سفید شمع میں ہے خلعت فرب	اس رکھ جانہ دنی پر نکر ناگمان صبح
ایضا	
نکھر سہی اونکے آنے کی یہاں کلچ صلاخ	اے جانِ آئینہ اب تیری کیا صلاخ

رویف جیم تازی کا نام ہے۔ پہلا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ دوسرا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ تیسرا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ چوتھا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔

رویف جیم فارسی کا نام ہے۔ پہلا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ دوسرا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ تیسرا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ چوتھا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔

رویف حار حطی کا نام ہے۔ پہلا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ دوسرا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ تیسرا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔ چوتھا پستہ ہے کہ زمین سے دل بھرا رہے۔

کے ہونے کا قصہ کہلا کر نہ آیا
 پہ پہ نشانِ رخ سے ہو کر نہ آیا
 اس کا رونق سے رونق سے رونق سے
 اس کا رونق سے رونق سے رونق سے

میں جی حاضرین کا چشمہ بن گیا
 ہاتھ میں کون جی ہوا ان کے پاس
 ہاتھ میں کون جی ہوا ان کے پاس
 ہاتھ میں کون جی ہوا ان کے پاس

میں جی حاضرین کا چشمہ بن گیا
 ہاتھ میں کون جی ہوا ان کے پاس
 ہاتھ میں کون جی ہوا ان کے پاس
 ہاتھ میں کون جی ہوا ان کے پاس

میں وہ ہوں گناہ جب فتر میں نام آیا سایہ سرِ حرمین تجھ پر ڈرانا ہے مجھے ہو گیا غلطی ہی سے دل میں ازویر عشق اہل جوہر کو وطن میں رہنے دیتا گر خاک شوق ہو اس کو بھی طرزِ ناکہ عشاق سے دل تو لگتے ہی لگیگا حویانِ عدس گھر سے بھی افسانہ میں اس کو کہ جس کا واسطے وصل میں گر نہ ہوے مجھ کو رویتِ واجب	اگر کیا بس منشی قدرت جگہ وہاں چھوڑ کر سانپ سا پانی میں اس سرِ خرامان چھوڑ کر بھگین میں کتبِ سوم اوراقِ میزان چھوڑ کر محلِ کعبہ میں ننگ تو انا چرخان چھوڑ کر دسمدم چھوڑ کر ہوش سے دو قلیان چھوڑ کر باغِ ہستی سے حیا ہوں آپر بیان چھوڑ کر بیٹھے ہیں گھر بار سب ہم خانہ دیران چھوڑ کر روی جانان ہی کو دیکھو میں تو ان چھوڑ کر
--	---

اندھنوں کے چہ کن میں ہی بڑی قدر سخن
 کون جی رونق پر دلی کی گلیاں چھوڑ کر

بلبل ہوں صحنِ باغ سے دور اور شکستہ پر کیا دھوکہ دشتِ گرم شدگی میں مجھ کو کہ ہے اوس رخِ ناتوان ہے حسرت جو پر گیا ساتی لہجہ شرب ہو تجھ پر پری ہوئی خود اور کے پونچھے نامہ جو ہو مرغِ نامہ پر	پروانہ ہوں پہاڑ سے دو اور شکستہ پر عقلمائے سراغ سے دور اور شکستہ پر مرغانِ کوہِ نزار سے دور اور شکستہ پر خم سے الگ باغ سے دور اور شکستہ پر اوس شوخ خوش رخِ باغ سے دور اور شکستہ پر
--	--

میں جی حاضرین کا چشمہ بن گیا
 ہاتھ میں کون جی ہوا ان کے پاس
 ہاتھ میں کون جی ہوا ان کے پاس
 ہاتھ میں کون جی ہوا ان کے پاس

<p>پایان پند و اندرز</p>	
<p>اوستی سے دل میں رون چرخ</p>	<p>چرخان تو دل و زبے سوفا ہے ہر</p>
<p>رویف میم</p>	
<p>یار میں کئی لطف کر زانیوں میں ہم لکھتے الف خطوں کی زبانیوں میں ہم جوش خون گتے تھے میں جو لانیوں میں ہم قرب جرم میں بھی میں تو زانیوں میں ہم لائیں جواہر کوشرا فانیوں میں ہم پھر میں جنوں کی سلسلہ جفا نیوں میں ہم سرگرم سوز عشق کی مہمانیوں میں ہم جوان خط منوشت میں پشانیوں میں ہم آئینہ رو کے سامنے حیرانیوں میں ہم رکھیں تری شبیہ جو کنعانوں میں ہم کچھ ہو بلا سے اپنی کہ میں فانیوں میں ہم اب سے میں و سکی پشانیوں میں ہم</p>	<p>پایندہ جوان خان میں پشانیوں میں ہم ہوتی زیاد لطف تو خط شکستہ میں زنجیر میں بھی نالہ زنجیر کی طرح پائی تین عشق سے بنے کمین پناہ دوزخ بھی جا نغمہ بل میں زبیر جلال پاکو بیوں کو مژدہ ہوزدان کو ہونو تم بھی نہیں جگر پہ ہے اس قدر ہے مطلب سے اپنے کون ہے آگاہ خضر میں آئینہ میں صورت تصویر آئینہ ہو وہ عزیز سوزہ یوسف ہی بھی جدا کیا جان میں ہم نہانہ کو حادث ہی یا قدیم کیوں جیکے ہر میں ہو مسند سے</p>

پایان پند و اندرز

[illegible]

نہایت خوب و زیبای جان بین
نام تمام

نستے ہر آن کو چھڑ چھڑ کے ہم	کس منے سے عتاب کی باتیں
دیکھ اے دل تجھ پر قصہ لطف	کہ یہ بین تیج و تاب کی باتیں

مگر کیا جو عشق میں لے دوق
ہم سے ہوں صبر و تاب کی باتیں

ہم ستمیہوں صبر و تاب کی باتیں

ہے چین اپنے غم جوہر کو توڑ دوں
 میں کانٹے دن پار کو پتھر کو توڑ دوں
 کیا دو جام ہو جو کبھی سر پہ در چرخ
 راہ جنون میں جلا دو ٹھکانے جبرین قدم
 کیا بستی جی اہل کرم سے کسے ہر چرخ
 ساقی لڑائیوں عریضی چاہتا سو جی
 احسان ناصدکے اوٹھانے مری بلا
 ہر سو پھر عشق کو یہ بل بل تلخ نہ ہو
 نازک کلامیاں می توڑیں عہد کا دل

آئینہ خیال نگہ کو توڑ دوں
 پر کیونکہ غیر سے بت کاخ کو توڑ دوں
 گر چاک پر پتھر تو میں ساغر کو توڑ دوں
 پیلے رفیق و بہت ہر کعبہ کو توڑ دوں
 یہاں تک جھکاؤں شاخ شہ کو توڑ دوں
 باہم لڑا کے شیشہ و ساغر کو توڑ دوں
 کشتی خدایہ چوڑیوں لنگر کو توڑ دوں
 کہتی ہے دست و پا شناس کو توڑ دوں
 میں و بلا میں شیشے سے پتھر توڑ دوں

پھر اوسخ کو یاد کرو گے کہ وہ اپنے ذوق
نشر پر جو کہ میں نے نشر کو توڑ دیا

نشر جہیز کے منہ نشر کو ٹورڈن

یوں ان ذوق
پہنچا لئے تھوئے کتب خانہ کی یاد دہانی
سب اپنی زبان سے کہہ رہے تھے کہ
وہ جانتے ہیں کہ یہ کتابیں کتنی قیمتی ہیں
جبلہ اذن عامر نے یہ کتابیں اپنے پاس
نا تمام
کتابیں جو ان کے پاس تھیں

جبکہ اذن و
 نامہ
 شکار طبع خلق سے غریب ترین ہوں
 میں نے شکار میں آکر گویا نہیں
 میں نے شکار میں آکر گویا نہیں
 میں نے شکار میں آکر گویا نہیں
 میں نے شکار میں آکر گویا نہیں

1

12

کتابخانه عمومی مسجد جامع کربلا

四

نہال بیگم کے گھر سے وفات پائی

چھپو ایسا کہ کوئی نہیں زبان نہ پھیرے
کہ پوچھا پوچھو نہ پوچھا

نام

روایت نمون

ایسا جانیں گے کہ اسے کیا خطرہ ہیں
والہ ایک فاشی ترمی کے جو ہیں

خط پڑھ کے اور بھنی ہو چکی تو میں
یاں اب یہ لکھ لکھ کر سننے لگا کہ اب

نے باور غور کی مین ہوا و ق جوشن
کی توجہ نے وقوف نے تاح شباب میں

۴۵

جان و مال و ایمان و دل کو بند
کعبه و عرش کو زمین اف کو زمین ملک کو بند

ایکے دل سے موتی پھر مریت کا نام لیتا
چاند کاٹے کر دیاں کے کہ سنیں ہو سکتا

نام

آئے موت پہنچیں جتنے ہیں کپڑے لیں
ہے جانا تھا کوئی دن کا چرمان لیں

لگے سیم تیری ناوک ترکان دل میں
گھری کر بھیجا ہمارے غم جو بان مل میں

نامشام

کون نہ روئین او یمنین غر کر کسین بی
پیشین سیک فیض کسین (رکابین
استه بگرسین وہ جسے کہ اگر نام او کا
لکھا کا غریبوں تو خوف بگرسین

نام

دیوان ذوق

اس پر سچا عظمیٰ میں دینا نصیبانِ علیہ السلام
 اور اس پر اب تک تیار ہونے کو عجب نہیں
 جو کاموں میں تیرے جیسے مجھ کو نہیں آیا
 نہ نامِ عشقِ لونِ لور سے تیرے طلب میں آیا
 نہ تمام

77

نام تمام
کرسخت بیان چشم شکو کشته بین
سوال بوسه شو بالا جواب عین ابواب
ایات عاشقان شایخ ابو ابراهیم

٢٥

[illegible]

مجلس

CE

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين
مطالع

CC

طریق اس واسطے تجویز ہوتا ہے کہ اگر کسی کی گردن میں
نکسہ یا بیل کی نمٹ کا پیرا اٹھ جائے تو اس کی گردن میں

بسم الله الرحمن الرحيم

[Handwritten signature]

وہاں سے میرے دو ان میں سے ایک

میرے ہاتھوں چپ میں غوث الحسن بن حسین
صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا کوئی شہر خاں زمین

سمنہ وول می زخم جگر خستہ بین
خستہ و چارہ گر خستہ ہی گھوڑے بین

صوفی ہے کہ میکیش قابل کے دونوں ہیں پرندہ بی شراب کھانسی کے دونوں ہیں

۱۰

مرگئے پہنچي تغافل ہی رہا آنے میں
بیوفا پوچھے کیا ویر ہو لیجانے میں

مین ہون وہ جگر خون کہ مسامتہ ہیں

اُسی سببے ماہی بربان کہ دیران قضا
داع و تیرین آو بسکو درم و تیرین

۱۲

وہ کے اندر سے اور میں کہوں اس کو
مقطعہ

وہ کے
قطعہ
کے کل سبب تائید ہے
شعاع علاج ضعف دل اور ضعف کلی کلی
دو

تجلی صانع ضعیف
دیوان ذوق

تاج محمد بن عثمان
بکام قیصر و مین گز کفن کی فکر میں
روایف

دانیال بن ہشام بن قیس
اس بنی ہاشم کے تبار ہیں

اس بلندی پر دیکھ کر اس کا دل
کہ فلک آیا نظر آئے

ادا ہے اگر سے یہ رونامہ جس کو
 ہو وہ کلا گشتی طوفان زدہ تابوت اپنا
 شوق رستی میں ہے گلشن جن کا پھول
 بے غمانا کہ خاک سے پیدا ہو
 کھلے کھدیں بے پای جہنم سے پیدا ہو
 کچھ ایسا جنونی ہے نہ آتش ہو
 ادھر ان خبریں سے سو دیا ہو
 غم و غنوں میں کدو اپنا ہو
 ادا ہے اگر سے یہ رونامہ جس کو

انگلستان میں غریب فقیر نے بنا کر
 اس غلط فہمی سے بچنا چاہی کہ رات
 میں سوئے ہوئے ہو کر سوئے ہوئے ہو کر
 اس غلط فہمی سے بچنا چاہی کہ رات

بغیر غش نہ کر دے معلوم ہو کر
 غش نہ کر دے معلوم ہو کر
 غش نہ کر دے معلوم ہو کر
 غش نہ کر دے معلوم ہو کر

ایمان و دین کو شک نہ کر دے
 ایمان و دین کو شک نہ کر دے
 ایمان و دین کو شک نہ کر دے
 ایمان و دین کو شک نہ کر دے

دن کا جائے اب رات کہ ہر کسے
 دن کا جائے اب رات کہ ہر کسے
 دن کا جائے اب رات کہ ہر کسے
 دن کا جائے اب رات کہ ہر کسے

ای قافل حلق بریدہ سے اک شعلہ دل جو سکش ہو
 تو روشن ساقیہ جیب سے اپنے دیکھ نور آتش ہو
 ہو تو اس سیر و صبح چہرہ ان مجھ سے رخصت ہو کس ہو
 کیوں کہھنیوں آدہ نور بھی پہان یرودہ آتش ہو
 لبریز شراب ناز و کھاٹو ساغر چشمہ کامبر کو
 سنا ہوا پاک مایوٹ ہوتا صوفی و کش میکش ہو
 تم وہ درخشم دل پر میر کرتے ہو دکھلائے کو
 پھر بریش تیغ ناز سے اپنے دل میں عیش ہو
 دل نعل بیت کے جو ن ذکر یا جھپ کر چشم کا فرسو
 اب ارہ جنبش ابرو سے کیونکر نہ زیر کشا کش ہو
 لبتیک وادان ناقوس جیس یا خند قفل نالہ نے
 دل کھینچے میں ان کوئی ہو پر ایک نوای دلکش ہو
 بن تیک گھس کے آرائش دشمن جان ہو عاشق کو
 محراب طاق کمان نجائے دستہ گر گش ہو
 ماند

نہایت عالم سے جا بھو
 نہایت عالم سے جا بھو
 نہایت عالم سے جا بھو
 نہایت عالم سے جا بھو

[illegible]

دیوان ذوق

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

ساقی نے دم عزت کیا دیر لگانی ہے
اسے پھونک کہیں دل کو تھکے لگانی ہے
ہمیں یہ کہا ہے ہنگامہ عزت سننے پر
نوا دو کہیں حق عزت کیا دیر لگانی ہے
اس کے دل پر عزت کیا دیر لگانی ہے
اسے دوق تھینا اس کو کر دین کی عزت
کرنی ہو اگر سبقت کیا دیر لگانی ہے

[illegible]

کونکے ہوتے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی
 بیٹھے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی
 کونکے ہوتے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی
 بیٹھے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی
 کونکے ہوتے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی
 بیٹھے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی

<p>دل کی محاش غم اسی غم کی تلاش ہے اس تنگدہ بین کون ہو کافر سے سوا ہر نریر صند نشاط برنگ ہلال عسید مجھے وبال دوش نہیں کشمکش عشق کرتے یہ اشک آہ میں تکلیف کیون دنا ہے پیو سر کے دانے خال کا کیا شا کو خفیف کری بہ زبان خلق اوٹھی جہان جی چو ستر وہ اٹھے بزمہ ایک پیچہ فرشتہ سے بھی سوا سکھ تپیر آج ہر دل میں نہیں غم</p>	<p>دعا ہوں دل سے میں کہ برابر ماس ہے تو آپ ہی بت پرست و بت تراش ہے سینہ میں میرا غم کی خراش ہے او جاتی ٹھوکروں ہی میں عاشق کی لاش ہے ہو جا مارا دل تو نگاہوں میں فاش ہے گو یا کہ دست چشم فدا مگر میں ماس ہے شامیں جب کوکتے ہیں ہاؤش ہے تیرا فیض عشق جو صاحب ہے اس ہے اوس کج ادانے اور نکالی تراش ہے روز ایل سے اسکی ہین بوڑھا ہے</p>
--	---

<p>لے فوق جانتا ہے وہ ہر دلیور دل جسکا پارہ پارہ جگر یا ش ہے</p>	<p>ہے ہر کان زلف منبر لگی ہوئی بیٹھے جیسے ہونے ہنس می کی طرح چلے بغیر خون کی تہی ہر تیری تیغ</p>
---	--

کونکے ہوتے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی
 بیٹھے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی
 کونکے ہوتے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی
 بیٹھے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی
 کونکے ہوتے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی
 بیٹھے ہیں دل سے پیسے بڑا ہوتی

دیوان ذوق
 نہ محبت نہیں اذوق شکایت
 نہ شکایت نہیں اذوق محبت
 نہ محبت نہیں اذوق شکایت
 نہ شکایت نہیں اذوق محبت
 نہ محبت نہیں اذوق شکایت
 نہ شکایت نہیں اذوق محبت

میرے شیش دل کی کتابت وارے
دل بیمار کے بہن و بھائی عیادت وارے
میرے امانت دار نہیں غفلت وارے

چھوڑ دیتے ہریت سلم حرج و مرج تسلیم شدہ
کبھی افسوس ہے آنا کبھی رونا آتا
تو ہر حال سے غافل ہو جاتا

ماہنامہ گل روز اکت چھپن میں ا فوق
اسے دیکھنے ہی نہیں از روز اکت و ا

جہاں فلک سے بھی یہ جلاؤ غضب ہے
سرتاقدم و دستم ایما و غضب ہے
شاگرد بھی ہے قبر و استاد غضب ہے
فریاد نگار و گریہ یہ صیاد غضب ہے
اس ناعین میں ہوتا ہی دل شاو غضب ہے
کیا سوز و گداز دل فرما و غضب ہے
بو خاک جگر سوختہ بر باد و غضب ہے
پہلے ہی سے اس کی افوا و غضب ہے
یہ تجبیہ خدا کا دل نا شاو غضب ہے

کیا عزم ترا بر بیدار و غصبت
 جو ہے تم و کیہ و بیدار و غصبت
 ناز آفت و چشم تم ایجا و غصبت
 ببل یترے واسطے فریاد و غصبت
 کیون غمخیز پریشان ہو جوتی تجی گلف
 نکلے ہے سدا کوہ سے تم آتش و غصبت
 خاکستر و دانہ پڑوتی ہو بجاش
 ہم چاہتے ہی تنکو گرے سب کے نظر
 اوس بت کا تھمہ حسن خدا و اور نہ کہ

[illegible]

غصہ ہے اترنا رفت
 سنجش تری پیاد سے ایسا غضب ہے
 ہے غصہ ہے غصہ ہے غصہ ہے
 اس قدر دلی کی سچی رولاد و غضب ہے
 کہ کہ ان کا نام ہے کہ جو دنیا میں
 اولیٰ ہے بھی دلی کی سچی رولاد و غضب ہے
 فانی ہے کہ کہ ہے غصہ ہے
 کہ کہ ہے غصہ ہے غصہ ہے
 کہ کہ ہے غصہ ہے غصہ ہے
 کہ کہ ہے غصہ ہے غصہ ہے

<p>اوس سب کے لئے ہے اوس سب کے لئے ہے اوس سب کے لئے ہے</p>	<p>اوس سب کے لئے ہے اوس سب کے لئے ہے اوس سب کے لئے ہے</p>	<p>اوس سب کے لئے ہے اوس سب کے لئے ہے اوس سب کے لئے ہے</p>
<p>کچھ محبت میری صلاح مگر وہی ہے عین احسان ہے وہ ہر بھی گروتی ہے مجھ کو فرصت تری کب تیج نظر وہی ہے اوس کو کا فور سپیدی مسرتی ہے</p>	<p>میرھتی جاتی ہے بوشق ستم اولیٰ کی دیتی شربت کو کسی ہر بھری کھتری و مہم خرم یہ اک زخم ہے دم لینے کی تپ دل شمع کی جب کم نہیں ہوتی طام</p>	<p>میرھتی جاتی ہے بوشق ستم اولیٰ کی دیتی شربت کو کسی ہر بھری کھتری و مہم خرم یہ اک زخم ہے دم لینے کی تپ دل شمع کی جب کم نہیں ہوتی طام</p>
<p>کوئی غماز نہیں میری طرف اذ فوق کان اوس کے مری فراوی میری دتی ہے</p>	<p>کوئی غماز نہیں میری طرف اذ فوق کان اوس کے مری فراوی میری دتی ہے</p>	<p>کوئی غماز نہیں میری طرف اذ فوق کان اوس کے مری فراوی میری دتی ہے</p>
<p>سج و خضر بھی سنے کی آندو کرتے مگر زیارت دل کیونکہ سنے وضو کرتے تو گل کبھی نہ تناسے رنگا بو کرتے اوتھیں گے خواب ساقی سب بو کرتے کر چاک پر وہ حقیقت کا مہینہ فو کرتے تیرم آب سے اور خاک سے دھو کرتے</p>	<p>نئے جو شوکے عاشق کجھو بیان کرتے غرض تھی کہ یا تری تیر وں آج بکارتے اگر یہ جانتے چن چن کی بھو تو رین کے یقین ہے صبح قیامت کو بھی صبحی کشن سمجھ یہ دار و سن تار و سوزن انصو عجب بھٹاکر نہانے کے نقاب سے ہم</p>	<p>نئے جو شوکے عاشق کجھو بیان کرتے غرض تھی کہ یا تری تیر وں آج بکارتے اگر یہ جانتے چن چن کی بھو تو رین کے یقین ہے صبح قیامت کو بھی صبحی کشن سمجھ یہ دار و سن تار و سوزن انصو عجب بھٹاکر نہانے کے نقاب سے ہم</p>
<p>سرخ عمر گذشتہ کا ڈھیر ہے گرو فوق تمام عمر گذر جانی جستجو کرتے</p>	<p>سرخ عمر گذشتہ کا ڈھیر ہے گرو فوق تمام عمر گذر جانی جستجو کرتے</p>	<p>سرخ عمر گذشتہ کا ڈھیر ہے گرو فوق تمام عمر گذر جانی جستجو کرتے</p>
<p>کیا خوب کس واہ مہین جس پہ ناز ہے</p>	<p>کیا خوب کس واہ مہین جس پہ ناز ہے</p>	<p>کیا خوب کس واہ مہین جس پہ ناز ہے</p>

اوس سب کے لئے ہے
اوس سب کے لئے ہے
اوس سب کے لئے ہے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
 مگر تجھے دیکھنے کے لیے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
 مگر تجھے دیکھنے کے لیے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
 مگر تجھے دیکھنے کے لیے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے

پہلے جا کر بیٹھ گیا ہے گھر میں خدا کے بندہ میں چہم تصور کو تصور میں لب شیریں کا آجا اگر دل میرا دل چہم شیریں نکالوں میں کہاں اور	نوا خالی خاک آدم سے چہم بھر میں کہ لاکھوں کام اس کے دہریں تو اسنو ہونے نہرت خون ہر گنگن نہ وہ یہ فلک سے نہ وہ یہ زمین سے
---	---

سنا کرتے تھے شہر و قلعہ کی بارانی
 وہ سب خرابات اپنے سنے ہنشین

ہم تہا عدو اپنا کیونہیں پاتے غنچہ کے غنچہ دہی کو نہیں پاتے کیوں ہنسیا دل تجھے اونگدل اپنا وہ کوں غم ہی جو پتا نہیں دل میں لیتے ہیں شب وصل میں ہم آج جو ہے میں ایک کسین گم ہوں کہ یاراں عدو بھی	تم پاتے ہو ہمو تو چہری کو نہیں پاتے شہرے میں گم تیری ہنسی کو نہیں پاتے کہوت ہم اس سخت گھر کیونہیں پاتے لیکن نہیں پاتے تو خوشی کو نہیں پاتے وہ لب پہ جو رنگ مٹی کو نہیں پاتے گم ہو کے مری گم شہر کی کو نہیں پاتے
---	--

معلوم نہیں اس کے دہن ہے کہ نہیں ہے
 اسی فوق ہم اس سرخی کو نہیں پاتے

بعض غلی ہی کہان میرے فدا طوں جاتی
 ہو چغتو کہ چوٹی بھی نہیں پاتے

میں نے اپنی زندگی خوشی کے لیے
 کہ ساتھ اچھے دوستوں کے ساتھ
 ہزار لطف میں جو ہم تم میں جان سکے
 تم شریک ہو ان کوں آسمان کے لیے
 افسوس کہ میں نے اس قدر غم کیا
 صبا جوئی کہ میں نے غم کیا
 فتن میں کوئی نہ بچ سکے
 نہایت ہی غم ہے جس میں
 اس کا ہر لمحہ غم ہے
 اس کا ہر لمحہ غم ہے
 اس کا ہر لمحہ غم ہے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
 مگر تجھے دیکھنے کے لیے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
 مگر تجھے دیکھنے کے لیے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے
 مگر تجھے دیکھنے کے لیے میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا ہے

بیکار نہ بنے لیکن چاہئے کہ سب کو
چاہئے کہ سب کو چاہئے کہ سب کو
چاہئے کہ سب کو چاہئے کہ سب کو
چاہئے کہ سب کو چاہئے کہ سب کو

جا کے اکبار نہ پھرنا تھا جہاں میں ان مجھ کو	میتھاری ہو کہ سو بار کیے پھرتی ہے
نامت م	
لانی حیات لانی قضا لیچ پی چلے	اپنی خوشی نہ لے نہ اپنی خوشی چلے
مہسا بھی اس پہاڑ پر کم ہوگا بد قرار	جو چل ہم چلے وہ بہت ہی بری چلے
مہتر تو ہے یہی کہ دنیا سے دل لگے	پر کیا کرین جو کام نہ لے دل لگی چلے
ہوئے غرض بھی تو ہو معلوم وقت مرگ	ہم کیا ہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے
نامت م	
مہرین کہان جو تابخ سیرت میں ہے	پر وہ سا عجبو کی سق کس میں ہے
وہ کو ہمارے سنیہ میں اک دم نہیں آ	پر وہ غریب ہو کہ مسافر وطن میں ہے
حرف آؤ مجھ پہ دیکھئے کس کس کو نام سے	اس رنگ ہو عقیق کا دل خون میں ہے
گر مین سوا ان کے گل نو ہمارے	اگلا جو برگ زر کوئی اس چمن میں ہے
وہ دل کہ خواہ سکے چہن چین کی باب	زیر شکنجہ زلف شکن و شکن میں ہے
نامت م	
ہنگام ہو گرہ جو وہ اک ذری ہو	شکر تھی لب پینے سے شکر تری ہو
جلجلا خاک و شنی چتر تباں پر گھاس	لیکن بر کھڑو ہے بن بر کھڑو

مطلع
چاہئے کہ سب کو چاہئے کہ سب کو
چاہئے کہ سب کو چاہئے کہ سب کو
چاہئے کہ سب کو چاہئے کہ سب کو
چاہئے کہ سب کو چاہئے کہ سب کو

ایک ملک آہ ہے شمع ہو کو سلا
کو نہ تہ دہلی دھونڈے قلم کو سلا
سروست میں یہ مرسے شمع کو سلا
یہ گلے تین وہ جھوٹی قسم کو سلا

نعل شل ہو خوب ترست تو سن کو سلا
چار چند اور فلک ہم رہ روشن کو سلا
یہ کیا فعل لب غیرت گلشن کو سلا
یہ کیا ہو جو مرغان ہوا کا بریاد

مطلع
مطلع
مطلع
مطلع

<p>۶۰</p> <p>مطلع</p> <p>پیشین کو پیشین میں ملے جو چاہے</p> <p>حل کتب میں گنبدین بن کر</p>	<p>نام</p> <p>پاک کیے ان دن ذکر خدا سیدک سے</p> <p>امین تری زبان نہ میں تر کو لک</p> <p>جب سنہ تری شبت خاک سے</p> <p>خاک کا قودہ دنیا میری شبت خاک سے</p>	<p>مطلع</p> <p>دل غن لیب چویش پر جان پر شکیں پیست</p> <p>عیسیٰ اپنے دین پی موسیٰ یزدین پر</p>
<p>ہوتا اگر دل تو محبت بھی نہو تی</p> <p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>
<p>مرچیں سی لک ہی میں خیم جگر کو میر</p> <p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>
<p>تو پھر بلا کو غرض ہے کوئی ہلا میں پرک</p> <p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>
<p>جلی تھی بر بھی کسی پر کسی کو آن لگی</p> <p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>	<p>دیوان ذوق</p>
<p>خدا کی گر نہیں چوری تو پھر مہر کی کیا چوری</p> <p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>
<p>جو کچھ کہ تھی مراد محبت میں مل گئیے</p> <p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>
<p>ہے گنبد کی صد ہی کے دیے</p> <p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>
<p>مرا کو جیسے تھکا اونٹ و سبدم کچھ</p> <p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>	<p>مطلع</p>
<p>۶۱</p> <p>مطلع</p> <p>نعلین میں شرب غلی</p> <p>نعلین میں شرب غلی</p>	<p>نام</p> <p>گر دود ہے کہ جو خدا دل مضطر</p> <p>پیشین کو پیشین میں ملے جو چاہے</p>	<p>مطلع</p> <p>پوس میں کچھ کے کون شخ چاند سو گرا جے</p> <p>پان تو کوئی حدوت بھی تو دان لند بن</p>

خاک آلود و زشت کن از سواد و جگر
چرخ کا بسوزد و تپش کبک
ناتمام

خاک آلود و زشت کن از سواد و جگر
چرخ کا بسوزد و تپش کبک
ناتمام

لے فسوق نگر نرین آنیز شطنت	کیا کام تیرے کو محبت میں علی کے
ناتمام	ناتمام
مقابل دین رخ روشن کی شمع گر ہو جا	صبا یہ دھول لگائے کہ پھر چھر ہو جا
ملائے سینہ میں آہ آتشین جو ذوق	جو برق دیکھے توفی النذر و اسفر ہو جا
ناتمام	ناتمام
کوئی کر کو تری ہوا گر کر تو کہے	کہ آدمی جسکے بات سو چکر تو کہے
بلا سے ہو کر مرامغ نامہ بر ہو زرا	کہ او سکود کیجکے وہ سیکے خوشتر تو کہے
ہر ایک شعر میں مضمون گریہ پر میر	مری طرح سے کوئی ذوق شعر تو کہے
مطلع	مطلع
او مٹھا عاشق میں کچھیں دل و آن کھو	ابھی تو مال جو کھوت ہو اگر جان کھو
مطلع	مطلع
ہمیشہ کام تھا مجھ کو تو صحرانوری	بسیا خانہ بزمیر منے پامردی
مطلع	مطلع
جنوں سے میر مجھ کو بگھتا جیسے بگولا	کہ میر صحت و شجاعت کی دیون ہی کہ بگولا
مطلع	مطلع

خاک آلود و زشت کن از سواد و جگر
چرخ کا بسوزد و تپش کبک
ناتمام

خاک آلود و زشت کن از سواد و جگر
چرخ کا بسوزد و تپش کبک
ناتمام

مطالع

مطالع

مطالع

کجا و خلق تاروس در تیر چنان چنان
کجا و چنان در تیر چنان چنان
کجا و چنان در تیر چنان چنان
کجا و چنان در تیر چنان چنان

اگر مریض کی بھی ہو جائیگی پانی پانی	جب یہ عاصی عرق شرم میں تر جائیگی
سر نہیں ہر کر پرخن کا دعویٰ تجھے	باکہ پوچھ گیا خد بھی تو کہ جابن کے
شعلہ آہ کو بجلی کی طرح چمکاؤں۔	پر تھے ڈیپے کہ و دیکھ کے ڈر جائیگی
دوق جو رہے کہ گزرتے ہو ہیں لا	اؤ کو ہونا نہ میں سے آؤ سنو جانے کے
لاشے کو چھکدے تیرے کہ دفن کیجے	مردہ بدست زندہ ہو چاہیے سو کیجے
معلوم ہوا نبی وارو بہتان سے	ایک تیرے گویا کہ ملا ہے و گمان
دل بچے کیونکر کجا چشم شوخ و شنگ سے	اینا گھر تو سو جھتا ہی سیکڑوں سنگ سے
اوتفا خلیش جلدی کہ تو وقت نہیں	اس ل بقیان جان مضطرب کے شنگ سے
بلے باریکی کہ گویا اوسکا ہر مار خن	جنتیر میں کچلے نکلے ہے ان تنگ سے
دوق زیبا جو ہوش سفید شہر	وسم آہ بنگ سی منہ می گلر گ سی
دسا ہو کالے نے جب کو کافر تو وہ فسون کے آہر سے کھیلے	
دبان و گسیو کا تیری مارا نہ منے بولے نہ سر سے کھیلے	

کجا و چنان در تیر چنان چنان
کجا و چنان در تیر چنان چنان
کجا و چنان در تیر چنان چنان
کجا و چنان در تیر چنان چنان

کجا و چنان در تیر چنان چنان
کجا و چنان در تیر چنان چنان
کجا و چنان در تیر چنان چنان
کجا و چنان در تیر چنان چنان

三

نظام

三

نام

[Handwritten signature]

عیان ہے عشق کی گرمی ہو اپنے شہزاد
کہ اتنا اپنا شک ہو ختمہ ناز و غفل ہے

2

منہ گولو۔ ہرچی تھاکشتی طوفان ہوتا
وہ بہن جوں شکفت رسیدین پس

۱۱۱۱

لوئی ان تنگ دہانوں سے محبت کرے
اور جو یہ تنگ کمرین سنہ سے شکایت کرے
وہ ہے کافر کہین دعوئے نبوت کرے

16

وردول سے لیتا ہوں میرے گھارو سے

ہوں میں فقط درو جس پہلو اولموردو

مطالعہ

دل گرفتار ہوا یا رک کی عیاری سے

مط

جو کہ تم کہیں گے ہم بھی ان میں سے ہیں
آپ کی بیوی خوشی و مہربان ہیں

طه

کتنے متعلق کیے کتنے تو گمراہ ہوئے

23

کتابخانه مجلس شورای اسلامی
تاسیسات و خدمات
کتابخانه

2

نامہ

اور اگر طرزِ ادا کے جو اہل کمال سے فزول
سوا تبکہ در کجید سے مستغنیایں سخن و کلام
مشبک و پیچیدہ نیا خواب یا خیال خالص گوشت
سے پیرا ساریات ہو کہ جب فوہول سے

نامہ

22

نام نام

2

نامہ

اور اگر طرزِ ادا کے جو اہل کمال سے فزول
سوا تبکہ در کجید سے مستغنیایں سخن و کلام
مستحبِ نبویؐ خوابِ ایاخیالِ خالِ شگوبون
سے پیرِ ساداتِ تبرکِ حبیبِ مؤمن سے

نامہ

رباعی

میرزا علی حسن اورچین
سلطان بی بی حسن اورچین
درد و دل و دین و دنیا
عینک و عینک و عینک و عینک

رباعی

کافور و کافور و کافور
کافور و کافور و کافور
کافور و کافور و کافور
کافور و کافور و کافور

که تکیه کو آب غم نیست می نه شادی است
کبھی ہنوگا دل آسودہ گو بہرست
کہ با فراغ کروں کنج عافیت میں
تو سلسلہ میں فقری کی پھر جواب است
کہ حق پرست ہو وہ پہلے جو ہو میر
کہا یہ شوق نے ہو بہت بلند است
تو یہ ارادہ رہا اور بھی ہوں بالا است
کہ افق دشمن سرکش ہو او کو شکست
پہنسا ہوا ہے کہ فیض و غنیمت
مجال کیا کہ نکل جاوے کوئی کرچی حبت
گیا زبان سے نکل او کو جیسو شیراز است
بریدہ زعمہ با خدا اگر قرار است

گذرتی ہوگی آرام زندگی تیری
کہا یہ ایسے کہ قید حیات میں نہان
او ٹھلے آتے جہاں سے ویک کیا امکا
چھا جو کوئی گرفتاریوں سے دنیا کے
رہو نہ دست مرشد کی قید میں بسو
کہ ایک عمر میں پونچھا ستام اعلیٰ
جو ہوشیار نہ تھے میں بھی ہونی او کو
ہیشہ جنگ ہی بہت کچھ کل کہ بھی
بہ ہوشیار ہو اور جو شمع کا پانا
نہیں ہے وہم علاقہ ہی مطلق از او
کہا ہے غریب نیو یہ شہر حبت
کہ کرو قطع تعاقب کہ ام شدہ آزاد

رباعیات

اعلیٰ جو علی کی ہوامت کا مقام
پوچھے کوئی ایسے کہ کیسی تمام

کیا جانینگے او ذوق بخ خاص عوام
جو لوگ صف اول شائق میں تھے

رباعی

دل بیاغ و دل بیاغ و دل بیاغ
دل بیاغ و دل بیاغ و دل بیاغ
دل بیاغ و دل بیاغ و دل بیاغ
دل بیاغ و دل بیاغ و دل بیاغ

رباعی

رباعی

جنگ و جنگ و جنگ و جنگ
جنگ و جنگ و جنگ و جنگ
جنگ و جنگ و جنگ و جنگ
جنگ و جنگ و جنگ و جنگ

رباعی

رباعی

رباعی

ای ذوق کے گاہی و گاہی
ای ذوق کے گاہی و گاہی
ای ذوق کے گاہی و گاہی
ای ذوق کے گاہی و گاہی

اجل آئی شیب جو بین اور قونی فلک
 عین کے بلکہ سے ابل نے مارا
 عین کے بلکہ سے ابل نے مارا
 عین کے بلکہ سے ابل نے مارا

و کھادون عالم اپنے نار سے زار کا
 کام لہون تار سے تار سے تار کا
 دنیا سے تار سے تار سے تار کا
 زار و سار سے تار سے تار کا
 استخوان سے تار سے تار سے تار کا
 ایسا بیزرق سے تار سے تار کا
 مطلع ہمای مر قومی

گر لکھن مضمون اپنے نالہ یہ شہر کا
 لون صیر خاند سے بین کام ہایک صو کا
 فتح بین بھی دیہان تھا اوس کی کو کا
 جھگو غربت بین تار یا سے انور کا
 فو غزل مر قومی
 آخر کو فیض بیعت و سب سے تار کا
 میرنغان کے بین بھی مردن میں تار کا
 مطلع ہمای مر قومی ہمالا

دل فرجام شراب ہوس جام شراب
 اور سب خال سیدنا کی جام شراب
 دوسرا دین باقیہ بین جام شراب
 دوسرا دین باقیہ بین جام شراب
 اشعار غزل مر قومی
 وہ قادیانی الفت دل نہ کوئی
 جس سے خودی نہ کوئی اور نہ کوئی
 دیدہ

رباعی	
چشم او کی نشستے جب گلابی ہو جا	صوفی اوسے دیکھ کر شرابی ہو جا
دکھلائی جو وہ روی کتابی ایزوق	سب رسہ کافہ کتابی ہو جا
رباعی	
ان کھونسے وی لالہ کون بھی دیکھا	اور انکو پر از رشک خون بھی دیکھا
کیا کیا دیکھا نہ رنگ ہنسائی ووق	یون بھی دیکھا جہان کو دن بھی دیکھا
رباعی	
دینا کے الم ووق اوٹھا جائیں گے	ہم کیا کہیں کیا آئے تھو کیا جائیں گے
جائے تھے روتے ہوئے آپ آئی تھے	آب جائیں گے اور وکج رولا جائیں گے
رباعی	
جنگلو وقت میں سلام کا دعویٰ کمال	دیکھتا ہوں یہ اب فوق یون کمال
جس طرح کر کہ ہنسائی کو بیہ نیوں کے	فضل کرنا ہو مسلمان کی کافر فحال
اشعار غزلیات مر قومیہ وغیرہ مر قومیہ کہ بعد ترتیب دیوان سبقت	
گردیدہ تمتہ اشعار غزل نام تمام مر قومیہ بالآ	
یہچہ جب یہ قافلے بعل میں مارا	جو چہ جہانہ سے میلدن ابل میں مارا

۶۹
کرم کا نام بیخ یاد کس کی بارش
دکھائی گئی گلکاری کی کیا نذر گلکاری
میری نیک بیوی کی زندگی خلعت نکاح کی
زبان کھولیں گے بچہ زبان کی شکاری
کہ شے خاک بھر دی اور نرسن گلکاری
اوٹھا باغخہ خورشید کا آئینہ کاری
خبر کیا پوچھتے پوچھتے بارش کی
کو قوت و شمار کی کی غی شکاری
از شک آنی و داروین کون کی
پوچھ گچھ کی

اسی چنانچہ پھر سنگدل دوچار بھاری
 نہیں جا رہا تھا نے ہاتھ لائی خوش کو
 قندھ سے اڑتی تھی گرد بار بار
 دین کو عاجز سر جھکے بیوقوف
 اگر پھر کسی پہچھے کہوں پھر
 جو پہچھا کر لے کون پھر

گلی ای گزین سے پھر تری تفتہ جانوں کی
ویش بین اوکھ بھالیں گے پھر دیکھ کر
بہین لائے آ کر ای دوقی اوس تنگ ک
پلاسے خوش تر ہو جاوے میری ماہ فزاری
استعار متفرقات شریفی
چاہئے نام اوس کا
زینت

علاقہ مطلب کا درجہ تنگ
کیا عاشق کو تنگ نہ
میں عطا خون کو کھل اور
میرے عشق کو کھل اور
پائری کو مصیبت اور
افسوس کو مصیبت اور
پانچ فراس کو صفائی دی
یک قلب ان ہزار صفت کا
فک اس کے بیونہ قدرت
تا یہ زیب سر نامہ
یہاں سے خانہ

خبر

<p> تھکر تو نے رُو بسکویں پاس ہے اگرچہ لے چکا ہر تو دل دین اک زانی ہے بیڑے بسیج زہریلے گاہ مست گراؤ کی </p>	<p> اجل بھی گر کبھی انی تو شاید بچے ہے مہین سپر بھی آکا فر ایمان ہے تو ٹیکے بادہ گناہ کے دانی دے ہے </p>
---	--

ایضا

لیکن بلاسی یار کے زانو پر سر تو ہے
بہتر ہے اوس سے گنگ کی اوہین سزاؤ

ایضا

رات جو ن شمع کٹی ہو جو جوتے روتے
 بجلیے شکون میں مہر صبح کو مکتے ہو تے

اشعار غزل کہ دو مطلع آن خوشہ مال

شہزادہ نالہ بید و زمین اتنا تو ای بلبل
 یہ عالم ہو وہ خنخانہ کہ جہیں ہو گر درون
 تھے مجنون کے تن پر لا غولی قطع ہو جا
 در زمین چون باد گر لباس سے ہم نہیں درتے
 کہ ٹپکین جا شبنم اشک انجم چشم گردون
 گل حکمت کی کتنے ہی خم خاک فدا طوق
 کر دی پیریں و ایک برگ بیخون سے
 پر اپنا دم دیا ہوتا ہوا چشم افروز

غزل

54

[illegible]

شعنی و نازکی تعریف میں اس کو مطلع
شعنی و نازکی تعریف میں اس کو مطلع
شعنی و نازکی تعریف میں اس کو مطلع
شعنی و نازکی تعریف میں اس کو مطلع
شعنی و نازکی تعریف میں اس کو مطلع
شعنی و نازکی تعریف میں اس کو مطلع
شعنی و نازکی تعریف میں اس کو مطلع
شعنی و نازکی تعریف میں اس کو مطلع
شعنی و نازکی تعریف میں اس کو مطلع
شعنی و نازکی تعریف میں اس کو مطلع

گو تصوف سے ہو تو صوفی سجادہ نشین	نی مقدر نہ کر است ہونہ خرق عادت
علم سے لاکھ ہو شیخی تری پر تقدیر	تہ سکے کوئے سبکھے شیخ علیہ الرحمۃ
یہ مقالات مثال قصص مصنوعہ	ہوئے اکابر و افسانہ خواب غفلت
لگ گئی آنکھ مری دکھتیا کیا خواب میں ہو	کہ جنم نظر آئے ہے نویدِ حجت
انکہ اندر سے حسن او سکا کہ سرتا قدم	تھا وہ خلقت کا تماشایِ مہر قدرت
یا در کرنا قدر غنا کو ہے او سکے زاہد	وہ تمکبیر جو کتاب ہے سدا قدامت
چشم وحشی اگر اپنے وہ دکھلا کر تو جو	جہنم آہو سے ہر نشتہ جامِ وحشت
دل شامتِ مہ کے چہرے تیر ہلاک	زلف و انرون تھی وہ رخسارِ چرخِ ازل
اتن حسن سے اک شعلہ سرکش مینی	موجہ دو و لطیف او سکی بھو و کی لیت
فوجِ مرکان وہ بلا ہو و صفا آرا تو کرے	دست بیداو سے یکدست و عالمِ غارت
چاہ با بل و ذوق و دھواں لہذا عکس	دل گرفتارِ غدا اب او عین ہو ازل و صفات
لعل شہین کی جلالت پر جو جان عاشق	تو مخرج بھی غاب کا چاہی و شربت
نہ وہ شہرہ شہر سے لب و سکو و گور	نہ تقاضا سے اوں آنکھوں کو نگہ کو عاتق
کھول دے معنی معدوم کر کی جنبش	واکرے عقدِ مہموم لبون کی حرکت
شعنی و نازکی تعریف میں اس کو مطلع	وہ پڑھوں میں کہ جس کو ہو دل کو حجت

ایک عالم کا ہودل لیکے بغل میں غنیمت
ایک عالم کا ہودل لیکے بغل میں غنیمت
ایک عالم کا ہودل لیکے بغل میں غنیمت
ایک عالم کا ہودل لیکے بغل میں غنیمت
ایک عالم کا ہودل لیکے بغل میں غنیمت
ایک عالم کا ہودل لیکے بغل میں غنیمت
ایک عالم کا ہودل لیکے بغل میں غنیمت
ایک عالم کا ہودل لیکے بغل میں غنیمت
ایک عالم کا ہودل لیکے بغل میں غنیمت
ایک عالم کا ہودل لیکے بغل میں غنیمت

دلی بسا کجیون چون از آن بر مدار
 با و نو پس که نامی در بی ماندی چوین
 با و نو پس که نامی در بی ماندی چوین
 با و نو پس که نامی در بی ماندی چوین

جانب غربی پر از غراب طلعت
 شفق صبح به اک لال پری کی کانت
 تازگی گل کو حین سو تو حین کو بهت
 نوٹے ہی جانی بن گل بل تری کشت
 نری کلفت حصیان زبان بن طلعت
 دھو دستونک سید کو ابر حبت
 ماننے کر بادہ نوزد کمن کی قیمت
 سنتی ہی قفل مینا می شادب عشرت
 چھیرین کر تار کھج کا تو ہو پید و چھو
 جام دست کھین منجی سہ طلعت
 اوٹھی ملتی ہوئی انکھو کو کھین انزلت
 لب بیگون پسی کی پری کی کشت
 ہو گیا زرد رخ شمع و چراغ خلوت
 ہو گئی خواب کو آوازہ کوس حلت
 مثل مرغان حرنغہ طراز عشرت

جانب شرق ہی نوری قلع بال کشتا
 چرخ مینائی یہ اک سنبہ پری کا عالم
 حکمت گل جو بومین تو ہو عطر فشان
 کھلے ہی جاتے ہن سب غچہ زری جو نشا
 آج یہ جوین یہ ہی رحمت باری کر ہنیز
 مفضل نوشق کی شقی کی طبع سو سوبا
 کہے یہ رنگہ آوازہ فروش آگ نہ چکا
 قل ہوا زہ کا قلیا ہونی زارہ کی تام
 اس قدر ساز طرب ساز کی آواز بلند
 نغمہ برب کھین طرب سپر زہر جبین
 لیکہ آگرائی کس نہ بنو لگی برام کی
 چشم مست می ناز مین کا جل صبا
 نہ نکا آیا نظر حسن مہو خیم چرخ
 چو نکے مرغ سوی خوش آواز حوش
 باغ عالم مین مین مرغان اولی چو پیک

ایک جانب کو کی بیاں کشت
 ایک جانب کو کی بیاں کشت
 ایک جانب کو کی بیاں کشت
 ایک جانب کو کی بیاں کشت

قصا و نون
 قصا و نون
 قصا و نون
 قصا و نون

مطلع راج
 مطلع راج
 مطلع راج
 مطلع راج

ویدی زنی ازین
 که سوخته و غل
 نه این بازی احسان ندارد که
 حیا و کسوف توئی نگار که
 تو به خیمه که جانب تو صفای خیمه
 ز تو نیستی بی یون به جو غل حسات
 که به عجب است اصحاب کتب بین فکر
 که به سبب تغییر تو ذات عارف و
 نه عدل به غیر به عهد ال پذیر
 حال کیا که عهد بین شرعی طرح
 و چنین سر که شرافت و سر کشان پر
 نقاد و نقاد

[illegible]

<p>حیات بخش جہان تیرا مژدہ صحت ہزاروں سال سہر صدہ نخل کے دہت جہان کیونتی صحت کو ساتھ کر پڑہ خوشی ہو کہ فریب و نین سو روز فر پڑھون تہا میں تو اب مطلع روشن</p>	<p>جو بخشے خالق کو عمر طویل و عیش کثیر نہیں بل پہ جالون کی طرح مرم ہیر صحیح جیت کہ قرآن ہو مع نصیب ہلال سبت و نہم کی طرح بدن کے حقیر کہ جبکا مطلع خورشید بھی نہ ہو و ظہیر</p>
---	---

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پاك نيا سے مين نيا مين مين پاك سر
 بے دل صانع و غزلت مين بھي مون غزل
 گور باطن کو بھيا جو ہر دوش کی شست
 خیر میرا نہ کم مایہ سے ہر ضبط میوس
 جو ہر خوب کو درکار ہے آرایش خوب
 کشی کرتے ہین بغیر نہ پر مغز قرار
 رابطہ پذیر سو کرتے ہین کوئی پاك نہاد
 دلخاش اوتے طاقت وہ دل ہر کچھ او
 فیض کو عالم بالا کی ہر شرط استعداد
 صد اکوئرب نہ کہتے کے ہر شرط نظر
 صاف باطن کی موجب قد کہ ظاہر ہو
 ہوتی غربت مین اگر قدر نہ خوش جو کج
 خلش خا جنون سے ہے پرتا کیا کیا
 دل عاشق مین کے کیونکہ نہ آنسو
 وقف موقوف کر انداز غزل خوانی کو

غرق حوآب مین پر مین ہر سلا گور
 گرد آلودیتے ہوا تنہا گور
 کہ پکتا نہیں جسز دیدہ بینا گور
 بگیا ترالہ ہوا لگ کے نہ کھلا گور
 خوب آکی خوبی سے ہے ہر گور
 جز حباب سے ہر کھینچے نہالا گور
 ہونہ مصحبت تار لگ خارا گور
 کہ نہ گور کجی ہیرا ہونہ ہیرا گور
 قطرہ یکجای طباشیر ہے کیا گور
 گور کیا جانے یہ تیجا ہے کہ جھوٹا گور
 مول بھی ٹوٹ کیا صاف جو ٹوٹا گور
 تو کبھی کان سے باہر نہ نکلتا گور
 ہر قدم پر قدم آبد نہ سا گور
 اسی الماس سے جاتا ہے یہ ہڈ گور
 دھونڈھاس بحر مین ابھو کوئی اچھا گور

یہ سارا بڑا کھانا ہے جس کو کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 غنیمت بن جائے کہ کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 یہ سارا بڑا کھانا ہے جس کو کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 غنیمت بن جائے کہ کھانے کے لئے لایا گیا ہے

شہری کہتے ہیں جس کو وہ ٹھالا چیر صبح وصال سعادت کا ستارہ چکا ہیرا آؤ نہ سپرچ کا اے قبلہ خلق حلیہ خلق میں ہے سنیہ تر امانیہ پرورش دیکھو چمن کو جو ترا برکرم ماہ کننے کے لیے ہو نہ کہ گننے کے لیے وفتانی سے ترے اتنے گہر میں انداز	گو کر جو تے سمن گرا تھا گوہر جو ترا سہ سہ ہزار کا چکا گوہر صاف قندیل میں ہے صفا گوہر عدل علم میں ہے قلب مصفا گوہر موتیا میں حوض غنچ بہو آ گوہر تیرے گننے کا کوں کیا اوسے زیبا گوہر لکھتے ہیں نسخہ مفلس میں اٹھا گوہر
--	--

و ط

عکس سے نیز اقبال کے در میں ترے آگ ہو ہو ترے آب یہ اعجاز من کوہ کا نہ ہو کر آب تر ہی بہت عدل طبع نازک پر تری بار گہر ہو جو گران آب دریا کرم سے جو ہو تیرے سیراب آج محفل میں ترے وہ گہرا نشانی ہے دست فراموش میں جا رہو ہی لیش فرعون	اے محیط کرم وجود کے یکتا گوہر کف دریا کو نہ بنائے یہ بیضا گوہر گریہ میں پائے کہیں سنگ فتور گوہر پوست بیضی ہاں سے ہو ہلکا گوہر ابر مرد سے برتنے گلین کیا گوہر گلن شمع میں ہیں آنسو کی جا گوہر فریش پر تپو نہیں اوکھ جو صد گوہر
--	---

یہ سارا بڑا کھانا ہے جس کو کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 غنیمت بن جائے کہ کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 یہ سارا بڑا کھانا ہے جس کو کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 غنیمت بن جائے کہ کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 یہ سارا بڑا کھانا ہے جس کو کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 غنیمت بن جائے کہ کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 یہ سارا بڑا کھانا ہے جس کو کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 غنیمت بن جائے کہ کھانے کے لئے لایا گیا ہے

یہ سارا بڑا کھانا ہے جس کو کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 غنیمت بن جائے کہ کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 یہ سارا بڑا کھانا ہے جس کو کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 غنیمت بن جائے کہ کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 یہ سارا بڑا کھانا ہے جس کو کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 غنیمت بن جائے کہ کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 یہ سارا بڑا کھانا ہے جس کو کھانے کے لئے لایا گیا ہے
 غنیمت بن جائے کہ کھانے کے لئے لایا گیا ہے

[illegible]

و نہ باریں چنے ہوں سو بخت عدو
بہ و خود کہ ہوں خود ہوں شایان
زنگ اچھی کا ہو اور دوا شایان
میں سے دیکھنے کیلئے شایان
میں سے دیکھنے کیلئے شایان
میں سے دیکھنے کیلئے شایان
میں سے دیکھنے کیلئے شایان

شان میں جسکی شہانہ شہا اللہ اس عہد میں تیرے کا نو کہ بھی سلام پاس سخت گیری ہو فلک توڑ کیلئے گری بل سے بہت تری ہو ایک تہہ ہو وہ رکھتی اک کا سہ زین ہو اور اک طین مید مجھوں میں ہو پیدا اثر شہا مغربی تیغ ہو نو کی شہا تہہ داس احق الناس و سے جانیہ بلکہ شہا تر بیت سے تری بھی ہو حرف شہا اسپ برفال کوئی حبیبہ میان شہا دھانک ہی آکھو کو اوکا تو شہا دم زمیں سے گھوڑے لگا جانی شہا جس طرح عاشق دل باختہ کر میں شہا نہ بنویم کا خیال اور ضد میں قیاس کان ہونہ ہو خود مہر و تہہ شہا	لطف شیریں یہ ترا شد کہ ہر و کور اس نہ زلف کی ہے پاس اصغر شہ موسیائی ہو حمایت تر حق میں او کے ہوئی آسیر کی اور پاس اگر تہہ چمن ہر میں گس بھی تر ہی بخش تر کیا عجیب فیض سے گر ابر کرم کے تیرے تیرے شیر کے لگے بنیں رکتے گز فیض تعلیم سے تیرے ہو جو بیک انسان لوح تقدیر کے لکھے کو پڑھے حرف یوں ترا حاسد پر عیب ہو عالم میں حقیر کچھ آہو کو جو ضعیف تو میں عدل ترا نہ ہو شہد کو طالع کہ شعاع خورشید ایسا چالاک کہ اس طرح سے ڈو جاتا ہو پوشیدہ او شش فلک نیز میں چوکیو تیرا اچھی ہو فلک کا کشان ہو خیر طوم
---	--

عہد میں تیرے کا نو کہ بھی سلام پاس
سخت گیری ہو فلک توڑ کیلئے گری
بل سے بہت تری ہو ایک تہہ ہو وہ
رکھتی اک کا سہ زین ہو اور اک طین
مید مجھوں میں ہو پیدا اثر شہا
مغربی تیغ ہو نو کی شہا تہہ داس
احق الناس و سے جانیہ بلکہ شہا
تر بیت سے تری بھی ہو حرف شہا
اسپ برفال کوئی حبیبہ میان شہا
دھانک ہی آکھو کو اوکا تو شہا
دم زمیں سے گھوڑے لگا جانی شہا
جس طرح عاشق دل باختہ کر میں شہا
نہ بنویم کا خیال اور ضد میں قیاس
کان ہونہ ہو خود مہر و تہہ شہا

دیکھیں صوفی خاص ہر و کور اس
لطف شیریں یہ ترا شد کہ ہر و کور اس
نہ زلف کی ہے پاس اصغر شہ
موسیائی ہو حمایت تر حق میں او کے
ہوئی آسیر کی اور پاس اگر تہہ
چمن ہر میں گس بھی تر ہی بخش تر
کیا عجیب فیض سے گر ابر کرم کے تیرے
تیرے شیر کے لگے بنیں رکتے گز
فیض تعلیم سے تیرے ہو جو بیک انسان
لوح تقدیر کے لکھے کو پڑھے حرف
یوں ترا حاسد پر عیب ہو عالم میں حقیر
کچھ آہو کو جو ضعیف تو میں عدل ترا
نہ ہو شہد کو طالع کہ شعاع خورشید
ایسا چالاک کہ اس طرح سے ڈو جاتا ہو
پوشیدہ او شش فلک نیز میں چوکیو
تیرا اچھی ہو فلک کا کشان ہو خیر طوم

نیم صحت کین چلو بید و غنق
مطلوع ثالث

نور و تاب غنق و غنق
مطلوع ثالث

نور و تاب غنق و غنق
مطلوع ثالث

نور و تاب غنق و غنق
مطلوع ثالث

نچہ وہ نچہ خوشید و خازنگ شفق
نات اک عکس زوقن او سین بجاروق
جس طرح شعر خیالی میں ہوں معنی اور
گر ہوا نظر ویدہ غنقا منطق
آئیا آب خجالت میں ہے مستغرق
شمع گرد کیجیے اور شرم آجی و غنق
نچہ گلبن کے پست کبریٰ و گل کو
مجھ سے کہنے لگا کیوں ہو تو گلبن نا
نہ عیش سے ہی نرم جہان میں رہن
بر میں لکے جی گلشن میں ہو گلگون بلون
کوئی نخل اسے کٹا ہی کوئی استہرق
ٹپکے ہے نخل سے مستی میں ہشیرا و غنق
کہ وہ ہی خسرو دین حامی دین برحق
اوسکے تیرے ہر ہر او کی حسود و غنق
یعنی تو صیف کی لائق ہو وہ بلکہ لائق

دست و باز و برونش عجب صبح بہار
سینہ تان صفاء آب گمر کا دریا
نارنگ ایسی کہ اوسکی کہ چھنا شکل
ہے گران او سپر زکات سے نہ باندھی گز
اوسکا زانو وہ مصفا کہ اگر دیکھو اوست
کیا کمون باق بدین کہ صفائی او کی
قد جو گلبن تو وہ پاؤں کو خانی جہان
آکے بالین پہ وہ ملنا سر اپا انداز
شردہ عید سے ہو گلشن عالم میں بہار
دوش پر سرب جو کی ہواک سرب قبا
جوش سبز ہی و دوش سرخ چین
باغ عالم میں ہی جوش بہار عشرت
تو بھی کر تہنیت عید کا اوسکی سامان
وہ بہادر شدہ غازی کہ دم معرکہ ہوں
وج اوسکی جو مناسب مجھے بلکہ اسب

نور و تاب غنق و غنق
مطلوع ثالث

نور و تاب غنق و غنق
مطلوع ثالث

نور و تاب غنق و غنق
مطلوع ثالث

نور و تاب غنق و غنق
مطلوع ثالث

نور و تاب غنق و غنق
مطلوع ثالث

<p>آتنا عالم میں جن رخن سے ہو نور و نور کو پر تو افکن ہو اگر روشنی طبع تری شتری بھی تری شریح کا اک مہر ہے</p>		<p>نور فاس کو بھی اگر کر سے نورش خلق ابرق آئینہ ہو اور نگاہ یہ ہو ابرق آفتاب ایک ترے گھنٹے کا گریز و قی</p>	
<p>قطعہ</p>			
<p>اگر تری برق غضب جھارے و اوجھرتی اگ لگی کین ویرا و سکے نمودی مطلق یون وہ اور جانی کہ جیسے سرکش برق</p>		<p>اگر تری برق غضب جھارے و اوجھرتی اگ لگی کین ویرا و سکے نمودی مطلق یون وہ اور جانی کہ جیسے سرکش برق</p>	
<p>قطعہ</p>			
<p>شمس کو پونچھے تری اور کوین شمس برق جس طرح دشت قلب سے اہل شراق ذوق کرتا ہی شائق و عا پر طبع ہو و ہر سال مبارک تجھے عید رمضان</p>		<p>تو ہو مغرب میں گرای پر تو نور مطلق عرصہ دو سے شاؤ کو دیتے ہیں سبق تا کہ ہوا روض سما و نون طبق زیر طبق اور دشمن کو ہے سیر سدا رنج و قلع</p>	
<p>قصیدہ ہفتم</p>			
<p>سہ آج جو یون خوشما نور سحر رنگ شفق یہ بوش نسیرین و سمن یہ لاله و گل کا چمن</p>		<p>پر تو ہو کس مجھ شید کا نور سحر رنگ شفق گلشن میں گویا چھایا نور سحر رنگ شفق</p>	

بہار شاہ ہے روز علو عا
سیا چھت نور گونگ شفق
وہ خرم و روشن گل گل شفق
ماہ دریا و سما نور سحر رنگ شفق
اک صدف مطلق میں کھون اور شمشاد رنگ شفق
ہو و گلگون جا نور سحر رنگ شفق

مطلع ثانی

نور فاس کو بھی اگر کر سے نورش خلق
ابرق آئینہ ہو اور نگاہ یہ ہو ابرق
آفتاب ایک ترے گھنٹے کا گریز و قی
اگر تری برق غضب جھارے و اوجھرتی
اگ لگی کین ویرا و سکے نمودی مطلق
یون وہ اور جانی کہ جیسے سرکش برق
تو ہو مغرب میں گرای پر تو نور مطلق
عرصہ دو سے شاؤ کو دیتے ہیں سبق
تا کہ ہوا روض سما و نون طبق زیر طبق
اور دشمن کو ہے سیر سدا رنج و قلع
شمس کو پونچھے تری اور کوین شمس برق
جس طرح دشت قلب سے اہل شراق
ذوق کرتا ہی شائق و عا پر طبع
ہو و ہر سال مبارک تجھے عید رمضان
سہ آج جو یون خوشما نور سحر رنگ شفق
یہ بوش نسیرین و سمن یہ لاله و گل کا چمن
پر تو ہو کس مجھ شید کا نور سحر رنگ شفق
گلشن میں گویا چھایا نور سحر رنگ شفق

[illegible]

یوں جمع جیسے ایکجا نور سحر رنگ شفق
 ناز علیل آبِ تھا نور سحر رنگ شفق
 جز در لعل نہ بہا نور سحر رنگ شفق
 سیلِ فنا برقِ بلا نور سحر رنگ شفق
 دکھلائے تیرے دروغا نور سحر رنگ شفق
 گویا لگا کر پھاڑا نور سحر رنگ شفق
 ہے جبکہ عالم جانتا نور سحر رنگ شفق
 غیرتِ جیسکے اگیا نور سحر رنگ شفق
 خورشید وہ ارضِ سما نور سحر رنگ شفق
 زینتِ وہ صبح و سا نور سحر رنگ شفق
 ہون سے محتاجِ ضیا نور سحر رنگ شفق
 ہو جلوہ گر مشرقِ سحر تا نور سحر رنگ شفق
 دیکھ نہ اس کے سوا نور سحر رنگ شفق

انصاف تو تیری شہدایا ہے آتش کو کیا
 تیری ایمان و غفلت ہو جاتی ہیں شمع کے
 نور و شمع پر فیض کو پہنچے تو مشرق میں
 جہر کہ تو ہو و غرض ہو اور کوئی نہ
 شمع کی تیری چمک مٹانے کی ہر ایک بیک
 پیکان تیرا گننہ سرخ سو کا روگون
 جلوہ ہے تیرا ہر کا شعلہ ہے تیرا قہر کا
 اس پر خائبہ ترا و ذرہ خشک باد پا
 اب موقوف کی ہوئے عابد تک ہر شہا
 جب تک لباس کو بربادوں و شجر خوف ہو
 ہر شمع فرخ ہو تجھ کو اس طرح آہ تاب ہو
 شہانہ زمین ہو تو آب و آبر و سرحد
 روشن کا تیرے منہ پہنچا خون ٹوک کہو

کمالیہ جو کہ بہادرانِ کرم سے ہر سے
 تر ہے اھل صف کی ہر زمِ جہان میں شاہ
 شمعِ گلزار سے اور شمع سے جھوٹا بینگی
 ہو اگر شمعِ فغان تیری اگر آتش
 دہستہ دہی پانے میں بجای نہ رہی

٥٥٥

[illegible]

<p>طریقه افزایده نور مغز کا ناسخی زیاده</p>	<p>و کجایک سبب که چندی از این نرسنگ</p>
---	---

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۹۱

کچھ کہہ کر کہیں نہ دے عین تھیں
سوز و غم کے شوق سے نہ جان بچاں
دل کہ نہ اہل زمان دل سے ہو گیا
جی میں ہے اور یہ جوں میں ہے
مطالع نامی
کروں غم و غم

[illegible]

غواب غفلت سے ہو بیدار کہ ان کی پیر سے
 بنین متا بہت روشتی صبح رحیں
 عرصہ عمر ہے وہ تار کھینچا اور نوٹ
 ہی منزل معین کی طرف رہ ہونڈ پھیل
 کہ پیر راہ فنا کوئی نہ فرسخت تو نہ میں
 مشق ازود سے اک روز بنیں تو پیر
 پیر سے ہفتہ میں بنیں کوئی بھی اور قلیل
 غم نصیبان ہے توڑی رحمت غفار و سبح
 سے تو ہے راز کار زاقی نفس
 بے جنت کا چوڑ

لانا نیرنگ سے ہے رنگ ہی چرخ میل
 در زمانہ سے وہ عیار ہے یہ ہوش ربا
 ہے توکل کا جالہ وہ عزیت کا حصار
 گم ہونے کا ہر کی خرابی سے صفاتِ اصل
 پیش دشمن گذر حق سے نہیں ساجے کو
 سوتے سیرت ہی بن مردان و لاو ممتاز
 نہیں نے قید علائق کسی عالم میں بگر
 ہی تر خاک بھی تاروں کو سفرِ حشر تک
 عید اک روز جہان میں رمضان ہی کیا
 کشت سبز فلک دُور سے نہ کھٹے شمر
 قابلِ انسا کے صحبت کی ہر انسان ملک
 جتنا خوشید ہے اتنی ہی بارش ہوا
 عشق کچھ اور جو ک زارِ جفا کش ہو زور
 لگے نہ چرخ کو گر نالہ عاشق کی ہوا

فصل سیم در بیان تألیفات و تحفه‌های پادشاهان
مملکت ایران

دل میں ہرگز ہوش مضامین و نہایت لکھ
 اس طرح عدل سے ہرگز ہوش مضامین و نہایت لکھ
 دل میں ہرگز ہوش مضامین و نہایت لکھ
 دل میں ہرگز ہوش مضامین و نہایت لکھ

قطب

نطق شیریں ترا وہ ہو کہ نہ تارین آد آب دریا میں ہو یہ جوش حلاوت پیدا اس قدر تر تاج فسان و زمانہ متبدا ہو کہ سر سبز بہار ان کرم و تیرے ملکدہ حیرت کی زمین جا کہ شہ رخ خدنگ وہ ترانوہ حیات ہی کہ جسکے ہشت بل سکین چہرہ جگہ سے کبھی باز نہ کھیند دیکھ مٹنچ یہ تیری یہ فلک پر ہنسبم پیل تر گل سوسن کا تیرا ایک انبار او سکھ خرم کسی دلہ لیلی و نش کی لکھن شوقی جو تیرے سوسن چالاک گزیر وقت کاغذ کے دم معرکہ راکب اوسکا انفلک جاہ رز کو ہن مدہ درہ خاک طبع نگین ہن سے وہ چن لاکھ دگل	تر زبان ہو جہ دیار ہو اگر ایک زمان لب ریاحی ہم مجھے ہون و نون چسان ہونہ گلشن میں بھی روئیدہ گل فرما شاخ پر گل چمن دہر میں ہو شاخ کمان روش غنچہ گل ہو وے گفستہ پیکان ناتوانوں کو بھی ہو دہر میں تیا ب تو ان ایک تازگہ ہو سے سو چل بان کیا عجب صورت سرویش ہو کہ فطرہ گل مہتاب کو گلدستہ میں اوسکے دندان جھجکین ہے کہ ہو کاکل غنبر افشان شبنم مہی ہو موج رم برق جہان سر حاسد کو رکھو صو ت گوی چو کان جسے خوشید خیر انی جبین پر نشان رو بہر جسکے ہو گلزار ارم خارشان
---	---

قلمیہ دو ارم
 قلمیہ دو ارم
 قلمیہ دو ارم
 قلمیہ دو ارم

قلمیہ دو ارم
 قلمیہ دو ارم
 قلمیہ دو ارم
 قلمیہ دو ارم

کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور

کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور

پاتا گرواب سے ہی گروہ نام آبی	تیری شیش ہی جو دیکھا معین کہان
دست سے ترے کھولی روپی کی قدر	چکپون میں ہن اڑاتے اوی کیا کیا مٹا
فرد	فرد
دیتا ہے تیر فوج میں تھارہ جب فلک	آتا ہی صاف چوبہ کی صورت نظر ہلال
فرد	فرد
مانسہ طار ایک پرندہ بیچ سکے	منطور تھکاو جبکہ شکار پرند ہو
مطلع قصیدہ من حضرت بادشاہ اکبر شاہ جنت آرہا	
نام کو اللہ اکبر کیا تری توفیر سے	داخل ہر رنگ ہی شامل ہر تکبیر سے
نام	نام
کروں اگر رقم تہنیت کا آج آئنگا	تو سچے مسیحا قلم ہی قلم آج آئنگا
تراوہ زور حمایت ہی پاؤں کو اپنے	کری ہی شیر کی چربی ہی لاش آدمی لنگ
شہا ترخ روشن کو کس ہی دوں شہید	کہ مہر وہ کو گن لازم آئینہ کو ہی رنگ
مطلع	مطلع
ہیں وہ حسین خسرو تیری سدا رنگ	جن پہ کھانا ہی حن میں شہد اور رنگ

کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور

کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور

کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کے صاف پرانا اور

مطلع

و عاوی فوق کی بوختی و بختی
بیدار کی بیداری و بیداری
یا افغانی و بیداری و بیداری
نئی نوز و بختی و بختی
اشعار قصیدہ

الایتری طوون کر کی افغانی
بہ کوکبین و بختی و بختی
فیض سبزی و بختی و بختی
ذات و بختی و بختی

زوم نظارہ سے روکے گور ہر ہر	کثر شتا نظر سے ہے تاشائیوں کی
واسطے تیکے ترا فوق تارک سہا	در خوش آب مضامین کے بنا کر لایا
دیکھ اس طرح سے کتی ہن بخور ہرا	جسکو دعویٰ ہو سخن کا یہ بناو سے اوسکو

اشعار قصیدہ ہفت زبان
جیکہ سلطان داسد ہر کا ہر
آب و ایولہ یونی و بختی و بختی
چون و بختی و بختی
آیت اکتفا اللہ بیا تا تا

رباعیات صبح

فستخ ہو سد جہان میں چین نور	شما تجھے بادولت و بخت فیروز
ہر سال حل میں ہر عالم ہندو	ہو شرف اندو تر سے طالع سے

قصائد و بختی
جیکہ سلطان داسد ہر کا ہر
آب و ایولہ یونی و بختی و بختی
چون و بختی و بختی
آیت اکتفا اللہ بیا تا تا

رباعی

اور تجھ سے جہان روز سہ ستارہ	خوش سید اک رن جہان میں نور
اور ہر ہر جہاں تاب کو یک ماہ کیو	ہو تجھ کو زمانہ میں شرف و دانو ماہ

جیکہ سلطان داسد ہر کا ہر
آب و ایولہ یونی و بختی و بختی
چون و بختی و بختی
آیت اکتفا اللہ بیا تا تا

رباعی

اپہ مقرر فیروز	کہتا ہی یہ فیروز کے رنگ نور
ن ترا سید ولدو	ہو دشمن سہ کش کر لے سہم الموت

جیکہ سلطان داسد ہر کا ہر
آب و ایولہ یونی و بختی و بختی
چون و بختی و بختی
آیت اکتفا اللہ بیا تا تا

مطلع
اشعار قصیدہ
جیکہ سلطان داسد ہر کا ہر
آب و ایولہ یونی و بختی و بختی
چون و بختی و بختی
آیت اکتفا اللہ بیا تا تا

کلیات سیرتقی

اس مجموعہ میں ساتون دیوان اور مثنویات شعرا شوق و دریا شوق
 و صید نامہ و بیان کد خدائی نواب آصف الدولہ و مثنوی در بیان مرغزار
 و مہولی و ساقی نامہ و مثنوی معاملات عشق و اثر در نامہ و مثنوی تنبیہ الجہال و مثنوی
 در چو نا اہل و مثنوی چو عاقل و مثنوی در چو خانہ خود سبب شدت ہارس و مثنوی
 در تعریف سگ و گریہ بجانہ فقیر و مثنوی در مذمت باران و مثنوی در چو اکول و مثنوی خرو
 و مثنوی خوش عشق و مثنوی اعجاز عشق و مثنوی خواب و خیال و غیرہ درج ہیں

بار دوم

ماہ مارچ ۱۸۷۲ء عیسوی

سج نامی فشی نو لٹو میں مقام لکھنؤ طبع ہوا